سال کے آخری دن نصاب کے برابر رقم نہ ہو، تو زکوٰۃ کا حکم

ریفرنس نمبر: SAR-7776 تاریخ: 05-03-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص کا یکم رجب کو نصاب کا سال شروع ہوا، اب اگلی یکم رجب کو نصاب مکمل نہیں، کہ زکوۃ دے، لیکن صِفر بھی نہیں، یعنی کچھ نہ کچھ مال موجود ہے، مگر پھر وہی شخص دوبارہ رمضان المبارک کی پندرہ تاریخ کو صاحب نصاب ہو جاتا ہے، تو کیا اب نئے سرے سے نصاب کا سال 15 رمضان سے شروع ہو گا یا یکم رجب المرجب ہی رہے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں بیان کی گئی صورت کے مطابق نصاب کا سال تبدیل ہو کر پندرہ رمضان المبارک سے شروع ہو چکا ہے، کیونکہ زکوٰۃ کے واجب ہونے کے لیے سال کے شروع اور آخر میں مال کا بقدرِ نصاب ہونا ضروری ہے، اگر سال کے شروع میں تو بقدرِ نصاب ہو، مگر آخر میں نہ ہو تو اُس سال کی زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، لیکن جب دوبارہ کبھی اُس مال میں مزید اِتنی رقم شامل ہو جائے کہ وہ رقم مل کر نصاب کے برابر ہو تو اُسی دن سے زکوٰۃ کا نیا سال شروع ہو جاتا ہے۔ لہٰذا جب یکم رجب المرجب کو سال مکمل ہوا تو آپ کی رقم بقدرِ نصاب نہیں، بلکہ کم تھی، لہٰذا زکوٰۃ واجب نہ رہی اور وہ سال کالعدم ہو گیا، لیکن جب رمضان کی 15 تاریخ کو دوبارہ اِتنی رقم آگئی کہ آپ صاحبِ نصاب ہو گئے، تو اب 15 رمضان سے زکوٰۃ کے نئے سال کا آغاز ہو چکا ہے۔

مسئولہ صورت کے متعلق شمس الائمہ، امام سَرَخْسی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 483ھ/1090ء) لکھتے ہیں: لوأن رجلا له مائتا درهم فضاع نصفها قبل كمال الحول بيوم۔۔۔ فإن تم الحول ولم يستفد هذه المائة ثم مضت السنة الثانية إلا يوما ثم استفاد مائة ثم تم الحول فلا شيء عليه في الحولين لأنه تم الحول الأول ومالُه دون النصاب فلم تلزمه الزكاة ولم ينعقد الحول الثاني على ماله لنقصان

النصاب فی أول ھذا الحول، وإنما استفاد المائة ولیس علی مالہ حول ینعقد فلا تلزمہ الزکاۃ ولکن ینعقد الحول من حین استفاد المائة لأنہ تم نصابہ الآن فإذا تم الحول من ھذا الوقت زکی المائتین"

ترجمہ: ایک شخص کے پاس 200 درہم تھے، لیکن نصابی اعتبار سے سال مکمل ہونے سے ایک دن پہلے 100 درہم ضائع ہوگئے۔ اب اگر سال کا یہ ایک باقی دن بھی نصاب کی کمی کے ساتھ ہی گزر گیا، لیکن سو درہم میں اضافہ ہو کر مال دوبارہ نصاب کی مقدار نہ ہوا اور پھر دوسرا سال بھی مکمل ہونے والا تھا اور ایک دن باقی تھا، مگر 100 درہم مزید آگئے اور سال مکمل ہو گیا تو اُس شخص پر دونوں سالوں میں کچھ بھی واجب نہیں، کیونکہ جب پہلا سال مکمل ہوا تھا تو اُس کا مال نصاب سے کم تھا اور یہ بات معلوم ہے کہ آخرِ سال مقدارِ نصاب میں کمی کی وجہ سے زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ (اور جہاں تک دوسرے سال بھی زکوٰۃ واجب نہ ہونے کا تعلق ہے، تو اُس کی وجہ یہ ہے کہ) مال پر نصاب کے اعتبار سے دوسرا سال منعقد ہی نہیں ہوا تھا، کیونکہ سال کے شروع میں نصاب ہی مکمل نہ تھا اور جب سو درہم میں مزید ایک سو درہم ملے تو زکوٰۃ پھر بھی لازم نہ ہو گی، کیونکہ اُس مال پر سال شروع ہی نہ ہوا تھا۔ ہاں البتہ اب جب سے سو درہم مزید ملے ہیں تو نصابی اعتبار سے نیا سال شروع ہو چکا۔ لہذا جب دوبارہ دو سو درہم ملنے والے دن کے لحاظ سے سال مکمل ہو گا تو اِن دو سو درہم کی زکوٰۃ دے گا۔

(المبسوط، جلد2، کتاب نوادر الزکاۃ، صفحہ32، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

01 شعبان المعظم 1443ھ/05 مارچ 2022ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے